

چند آیات اور چند احادیث

سَأَصْرِفُ عَنْ آيَتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِنْ يَدْرُوا كُلَّ آيَةٍ
لَا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِنْ يَتَوَلَّوْا سَبِيلَ الرَّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِنْ يَتَوَلَّوْا سَبِيلَ الْغَيِّ
يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا وَلِقَاءَ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ هَلْ يُخْرَجُونَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (اعراف ۱۰۷)

ترجمہ: میں اپنی آیات سے اُن لوگوں کو پھیر دوں گا یعنی اُن کے دل کی آنکھوں کو اپنی نشانیوں
کے لیے اندھا کر دوں گا جو زمین میں بغیر کسی حق کے تکبر کرتے ہیں (یعنی اپنی کبریا کی کج فہمی سے
کرتے پھرتے ہیں) اور کوئی نشانی دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے۔ ان کا حال یہ ہے کہ جو راستی کا طریقہ
نظر آتا ہے اُس پر تو چپنا قبول نہیں کرتے اور جو بد راہی و کج روی کا طریقہ نظر آتا ہے اس پر چل
پڑتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے ہمارے احکام اور ہماری ہدایات کو جھٹلایا اور اُن سے
تغافل اختیار کیا۔ اور جو لوگ ہمارے احکام کو جھٹلاتے ہیں اور آخرت کا انکار کرتے ہیں اُن کی
وہ ساری کارگزاریاں جو وہ دنیا کی زندگی میں کرتے ہیں بے نتیجہ ہو کر رہ جاتی ہیں۔ کیا وہ اپنی کئی
کے خلاف کچھ اور پھل پا سکتے ہیں؟

وَبَلَدِكَ عَادٌ يَتَخَذُوا بَابَ نَبِيِّ رَبِّهِمْ وَعَصَوُا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَهْرَ كُلِّ جَبَّارٍ
عَبِيدٌ وَاتَّبَعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ الْآلَاتُ عَادًا كَفَرُوا وَارْتَبَهُمُ
الْأَبْعَدُ الْإِعَادِ قَوْمٌ هُودٌ (ہود- ۵)

ترجمہ: یہ تمہارے سامنے عاد کی مثال موجود ہے۔ انہوں نے اپنے رب کی آیات
(احکام و ہدایات) کو ماننے سے انکار کیا۔ اُس کے رسولوں کی تعلیم سے منہ موڑا۔ اور ہر جبار

وشمن حق کی پیروی کی۔ (نتیجہ کیا ہوا؟) اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے پڑی اور قیامت کے روز بھی وہ لعنت ہی میں مبتلا ہونگے۔ سنو! عاونے اپنے رب کی نافرمانی کی تھی۔ پھر سنو! ہنود پیغمبر کی قوم، عاونہ دور بھینک دی گئی۔

الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّكَ يَعَادِرُونَ عِمَادَ اللَّهِ الَّتِي لَمْ يَخْلُقْ مِثْلَهَا فِي
الْبِلَادِ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ الَّذِينَ هُكِّمُوا
فِي الْبِلَادِ فَالْكَثُرُ فِيهَا لُفْسَادٌ فَغَبَّتْ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ إِنَّ رَبَّكَ
لَبِالْمُرْصَادِ (النجر)

ترجمہ: تو نے دیکھا نہیں کہ تیرے رب نے کیا عیادِ ارم کے ساتھ جو بڑے ستونوں والے تھے اور اپنے زمانے کی قوموں میں کوئی ان کی ٹکر کا نہ تھا، اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادیِ القریٰ میں پہاڑ تراش کر عمارتیں بنائی تھیں، اور فرعون کے ساتھ جو بڑے لاؤٹ کر والا تھا، انہوں نے دنیا کے ممالک میں سرکشی کا طوفان برپا کیا اور بہت فساد پھیلایا۔ آخر تیرے رب نے عذاب کا کواڈاُن پر بھٹکا دیا۔ خوب جان لے کہ تیرا رب قوموں کے اعمال پر ہر وقت نظر رکھتا ہے۔

وَالَّذِينَ يَبْقِيُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَيْنِهِمْ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ
يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (الرعد ۳)

ترجمہ: جو لوگ اللہ کے عہد کو مضبوط کرنے کے بعد پھر توڑ دیتے ہیں اور کاٹتے ہیں اس کو جو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں ان کے لیے لعنت ہے اور اُن کے لیے بُرا ٹھکانا ہے۔

تشریح: ”اللہ کے عہد کو مضبوط کرنے کے بعد“ یہ قرآن کا مخصوص طرزِ بیان ہے۔ اس سے مراد ایک تو وہ فطری اور ازلی عہد ہے جو انسان نے خدا سے کیا تھا کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرے گا۔ دوسرے اس سے مراد وہ عہد و پیمان اور وعدے بھی ہیں جو ایک انسان دوسرے

انسان سے یا ایک قوم دوسری قوم سے کرے۔
 ”کاٹتے ہیں اُس کو جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے“ اس سے مراد وہ تمام انسانی روابط اور تمدنی تعلقات ہیں جن کو راستبازی اور دیانت کے ساتھ قائم رکھنے کا اللہ تعالیٰ کی تمام شریعتیں ابتداء سے حکم دیتی چلی آئی ہیں۔ مفسد اشخاص اور گروہ انہی روابط اور علالت کو کاٹتے اور خراب کرتے ہیں، اور اسی وجہ سے زمین میں فساد برپا ہوتا ہے۔

لَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسِبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ (آل عمران - ۱۹)

ترجمہ: جو لوگ اپنے کرتوتوں پر فرحان و شاداں ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف و توصیف ایسے نیک کاموں کے لیے ہو جو فی الواقع انہوں نے کیے ہی نہیں (یعنی جو بدکار اور ظالم ہونے کے باوجود چاہتے ہیں کہ نیکو کار اور حاملِ سمجھے جائیں اور اس حیثیت سے اُن کی تعریف کی جائے) اُن کو سزا سے محفوظ نہ سمجھو۔ ان کے لیے دردناک سزا ہے۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ۔ (ہود - ۱۰)

ترجمہ :- تم سے پہلے جو قومیں گزری ہیں اُن میں کیوں نہ ایسے نیک لوگ ہوئے جو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے؟ ایسے لوگ نکلے بھی تو تھوڑے (جو حالات کے بگاڑ کو درست کرنے کے لیے کافی نہ تھے) اور اُن کو ہم نے نجات دے دی۔ باقی تمام لوگ اُن دنیاوی لذتوں کے بندے بنے رہے جو ان کو دی گئی تھیں اور وہ ظالم و نافرمان اور مجرم تھے۔ اسی لیے وہ قومیں تباہ ہوئیں، اور نیزا رب ایسا ظالم نہیں ہے کہ جن بستیوں کے لوگ نیکو کار

ہوں ان کو خواہ مخواہ تباہ و برباد کر دے

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونََ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ، ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ - (یونس - ۱۲)

ترجمہ: تم سے پہلے کی قوموں کو ہم نے اس وقت تباہ کیا جبکہ انہوں نے ظلم (سرکشی و نافرمانی) اختیار کی۔ اللہ کے رسول ان کے پاس کھلی ہوئی ہدایتیں لے کر آئے مگر انہوں نے رسولوں کی تعلیمات کو قبول نہ کیا۔ لہذا وہ تباہ کر دیے گئے، اور ہم مجرم قوموں کو یونہی سزا دیا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے ان کے بعد تم کو زمین میں ان کا جانشین بنایا تاکہ دیکھیں تم کیسے عمل کرتے ہو یعنی وہی حرکتیں تم کر دے گے تو وہی انجام تمہارا بھی ہوگا،

وَلَا تَطِيعُوا أَهْلَ الْمُسْرِفِينَ الَّذِينَ هُمْ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ (اشعراہ)
ترجمہ: اُن حد سے تجاوز کرنے والے لوگوں کی اطاعت نہ کرو جو زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔

وَلَا تُطِيعُوا مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَهْرَاءً قُرْطًا رَاكِبًا - (۳)

ترجمہ: اُس کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور جو اپنے نفس کی خواہشات کا پیرو ہے اور جس کے کام میں افراط و تفریط ہے۔

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ - (مائتہ - ۱)

ترجمہ: نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ساتھ دو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں کسی کا

ساتھ نہ دو اور اللہ سے ڈرو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِآثَارِهِمْ لِكَيْ يَكُونُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُوا وَيُقْتَلُوا - وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ذَٰلِكُمُ الْعَهْدُ الْعَظِيمُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو خرید لیا ہے اس معاوضہ میں کہ ان کے لیے جنت ہے۔ لہذا وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور لڑائی میں جان دیتے بھی ہیں اور لیتے بھی ہیں۔ یہ وعدہ کہ ایسے مومنوں کو جنت دی جائے گی، اللہ کے ذمہ پکا ہو چکا ہے تو وہ اس میں بھی اور انجیل میں بھی اور قرآن میں بھی، اور اللہ سے بڑھ کر کون ہے جو اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہو۔ لہذا تم خوش ہو جاؤ اپنی اس بیع کے معاملے پر جو تم نے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

تشریح: بیع کا مفہوم ہر شخص جانتا ہے کہ اس سے مراد کسی چیز کے معاوضہ میں اپنی ملکیت کو دوسرے کی طرف منتقل کرنا ہے۔ جب آپ نے معاوضہ کو قبول کر کے بیع کا معاملہ پختہ کر لیا تو فروخت کردہ چیز کے مالک آپ نہیں رہے۔ اب اس چیز کو نہ تو آپ کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کرنے کے مجاز ہیں اور نہ خود اس میں حسبِ منشاء تصرف کرنے یا اس کو ضائع کر دینے کا حق آپ کو پہنچتا ہے۔ اگر خریدار بیع کا معاملہ ہو جانے کے بعد بھی وہ چیز آپ کے پاس پہنچے دی ہے تو وہ اس کی امانت ہے۔ مالک وہ ہے اور آپ امین ہیں۔ لہذا اس کی ملکیت میں آپ کو اسی کی منشاء کے مطابق تصرف کرنا چاہیے۔ جہاں وہ اس کی حفاظت کا حکم دے وہاں اس کی حفاظت کرنی چاہیے، اور جہاں وہ اسے خرچ کرنے یا قربان کر دینے کا حکم دے وہاں بلا تامل اس کا حکم بجالانا چاہیے، کیونکہ وہ مالک ہے۔ اگر آپ نے چیز کو فروخت کر دینے کے بعد بھی اسے اپنی ملک سمجھا اور خود اپنی مرضی کے مطابق اس میں تصرف کیا، یا اسے کسی اور کے ہاتھ بیچ دیا، یا مالک کے منشاء کو پورا کرنے سے انکار کیا تو یہ خیانت ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ نے بیع کے معاملہ کو توڑ دیا۔ اس کے بعد نہ صرف یہ کہ آپ

وہ معاوضہ پانے کے مستحق نہیں رہتے جس کا تئسک خریدار نے آپ کو لکھ کر دیا ہے، بلکہ اس کے منہ اور ہونے جاتے ہیں کہ آپ پر خیانت و بد عہدی کا مقدمہ چلایا جائے۔

یہ آیت مسلمان اور خدا کے تعلق کی اصولی نوعیت اس طرح واضح کر دیتی ہے کہ اس سے زیادہ وضاحت ممکن نہیں۔ اس کی رو سے ایمان ایک معاہدہ ہے خدا اور بندے کے درمیان۔ ایمان لگتے ہی بندہ اپنے آپ کو اور اپنی ہر چیز کو خدا کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے جس کی رقم بعد کو ادا ہونے والی ہے۔ لا الہ الا اللہ پڑھنے کے معنی دراصل اس بیع نامہ پر دستخط کرنے کے ہیں۔ اس کے بعد مومن کے لیے لازم ہو جاتا ہے کہ اپنی جان اور مال میں صرف خدا کی مرضی اور اس کے قانون کے مطابق تصرف کرنے اور ہر وقت یہ سمجھے کہ میں ان چیزوں کا مالک نہیں ہوں بلکہ مالک کا امین ہوں۔ جو شخص مرتے دم تک اس بیع کے معاہدہ پر قائم رہا اور اس امانت کی ذمہ داری کو خوب سمجھ کر ادا کرتا رہا وہ اس معاوضہ کے پانے کا حق دار ہے جس کا تئسک خدا نے توراۃ اور انجیل اور قرآن میں لکھ دیا ہے۔ اور جس نے بیع نامہ پر دستخط کرنے کے بعد بھی اپنے آپ کو اپنے نفس و جسم و مال کا مالک سمجھا اور اس میں خدا کی مرضی کے بجائے اپنی مرضی کے مطابق جیسا چاہا تصرف کیا اور اس کو جس کے ہاتھ چاہا فروخت کر دیا تو وہ حقیقت اس نے خدا سے اپنا معاہدہ توڑ دیا، خواہ وہ زبان سے کتنی ہی مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتا رہے، اور اسلام پر کتنی ہی فلسفیانہ تقریریں کیا کرے اور اسلام کے علم میں گھل گھل کر گناہی مٹا ہوتا ہے۔

والذی نفسی بیدہ لا یومن احدکم حتی یکون ہوا تبعا لما جئت بہ (الحدیث)
ترجمہ :- نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اس قانون اور اس ہدایت کی تابع نہ ہو جائیں جسے میں لے کر آیا ہوں۔

عن معاذ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لا طاعة لمن بعد طیع اللہ (مسند احمد)
ترجمہ :- حضرت معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کا مطیع نہ ہو وہ اس کا حق دار نہیں کہ اس کی اطاعت کی جائے۔

وفی روایۃ لاطاعة فی معصیۃ اللہ (مسند احمد)

ترجمہ: ایک دوسری روایت میں حضور کا یہ ارشاد آیا ہے کہ اللہ کی نافرمانی میں کسی کی فرمانبرداری نہ کرنی چاہیے۔

عن عبد اللہ ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال السمع والطاعة علی المرء المسلم فمما احب وکرم ما لم یؤخر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعة (بخاری)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد مسلمان کو اپنے امیر کا حکم سننا اور ماننا چاہیے (خواہ وہ حکم اسے پسند ہو یا ناپسند) جب تک کہ اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے۔ اور جب معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ ماننا۔

تفہیم القرآن جلد اول — طبع دوم

بعد نظر ثانی مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی شائع ہو چکی ہے۔ جس میں تراجم و اضافہ کے علاوہ تصحیح اغلاط اور فہرست موضوعات ترتیب نو سے شامل کی گئی ہے۔ حسب ذیل جلدیں موجود ہیں۔

● قسم اول مع یکس ۲۰/۱۲/۰ خصوصی ۲۲/۱۲/۰ ● قسم دوم مع یکس ۱۸/۱۲/۰ خصوصی ۲۰/۱۲/۰

● قسم سوم بغیر یکس ۱۱/۱۲/۰ ، ۱۱/۱۲/۰ ، ۱۲/۱۲/۰ ● قسم سوم کے لیے الگ یکس ۱۲/۱۲/۰ فی

۲۶/۱۲/۰ اور ۲۸/۱۲/۰ مالی مطلقا جلدیں سامان نہ ملنے کے باعث فی الحال تیار نہیں ہو سکیں۔

طبع اول کی مندرجہ ذیل جلدیں نہایت عمدہ موجود ہیں

علاوہ محصولات دیگرہ عمر

۲۶/۱۲/۰ ، ۲۲/۱۲/۰

۲۰/۱۲/۰

مارکیٹ میں جو مشیر مل بھی اعلیٰ مل سکتا ہے زیادہ سے زیادہ داسوں میں خرید لیا جاتا ہے۔ موجودہ تیار شدہ جلدوں کے ختم ہونے کے بعد جو جلدیں تیار ہونگی ان میں اگر اضافہ کرنا پڑا تو اسے پامال مجبوری پر محمول فرمائیں۔

فرایش اس پتہ پر تحریر فرمائیں۔ مکتبہ تعمیر انسانیت گوجر گلی موچی درازہ لاہور